نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ ؎ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ۱۳ ؎

نمبر ۳۸ جلد ۱ — لودیانہ ۲۰ نومبر ۱۸۷۳ء — قیمت ۳ پائی

سستی و بیکاری

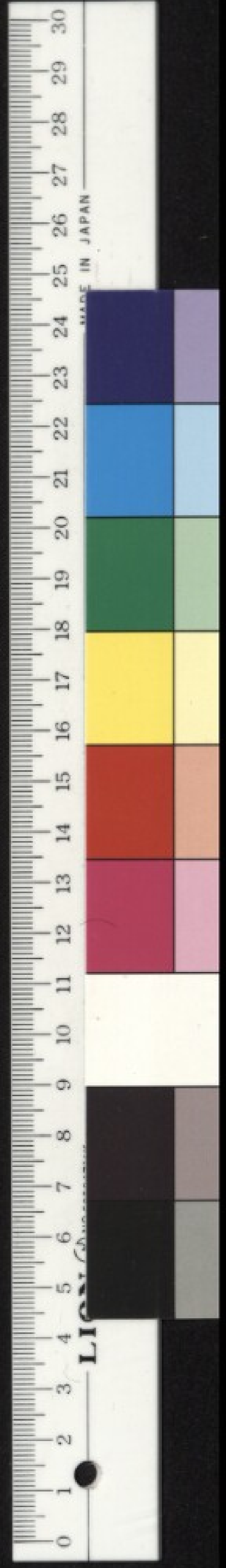
از مقولات ڈاکٹر فرینکلن صاحب

اگر حاکم وقت رعایا کے وقت کا صرف دسواں حصہ اپنے کار میں صرف کرا دے تو وہ ظالموں میں شمار ہو حالانکہ سستی اس سے بڑھکر لوگوں کا وقت کھوتی ہے اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ بیکاری کا نتیجہ بیماری ہے اور بیماری زندگی کے لئے ضرر بھاری۔ اگر آدمی کے جسم کو محنت گھٹاتی ہے تو اُسکو سستی زنگ کی طرح بالکل کھا جاتی ہے دیکھو مستعمل چابی ہمیشہ چمکیلا رہتی ہے۔ پس اگر زندگی عزیز ہے تو وقت ضایع مت کرو کیونکہ وقت ایک اسباب ہے جس سے زندگی بنی ہے۔ دیکھو کسقدر ہمارا وقت غیر ضروری خواب میں صرف ہوتا ہے اور اِس بات کا مطلق خیال نہیں ہے کہ ست خفتہ روباہ صید نتواں کرد + سونے کو تو قبر میں انسان دل کھولکر سوئیگا نہ جاگتا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے + حشر تک سوتا رہیگا خاک کے سائے تلے + جب وقت سب قیمتی چیزوں سے زیادہ بیش قیمت ہے تو اسکا نقصان سب سے بھاری نقصان ہے گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں + اور یہہ تجربہ کی بات ہے کہ جسکو ہم کافی وقت کہتے ہیں وہ اکثر کافی نہیں ہوا کرتا سستی سے سہل چیزیں بھی دشوار ہو جاتی ہیں اور محنت سے دشوار چیزیں سہل تر + آساں بتغافل تو مشکل + مشکل بتوجہ تو آساں + جو شخص دن چڑھے اُٹھتا ہے گو سارا دن کام کے پیچھے لگا رہے پھر بھی شام تک مشکل سے اُسپر غالب آئیگا کیونکہ سستی ایسی سست چلتی ہے کہ مفلسی اُسکو جھٹ پکڑ لیتی ہے پس تم کام پر غالب آؤ نہ کہ کام تم پر سر شام سونا اور علے الصباح اُٹھنا انسان کو تندرست متمول اور عقلمند بناتا ہے کوئی بھلا دنوں کا خواستگار رہے مگر بھلے دن محنت کے پس رو ہیں محنتی کو محتاجی کا ذرا اندیشہ نہیں مگر سستی کے لئے فاقہ موجود ہے تکلیف اُٹھائے بغیر کوئی چیز ہاتھ نہیں آتی پس اپنے ہاتھ ہلاؤ اور کماؤ کیونکہ تمہارے پاس کچھ سرمایہ نہیں ہے اور اگر ہے تو اُس میں بہت سے شریک ہیں جس شخص کا پیچ چلتا ہے گویا اُسکے پاس جاگیر ہے اور جسکو کوئی کسب آتا ہے اُسکو عزت کا منصب حاصل ہے مگر پیچ میں کوشش اور کسب پیدا کرنے میں شرط ہے ورنہ دونو ہماری ضروریات نہیں رفع کر سکینگی۔ اگر ہم محنتی ہیں تو بھوکے کبھی نہیں مرینگے کیونکہ بھوک محنتی کے گھر کو تاکتی ہے مگر اندر دخل نہیں پا سکتی۔ محنت محنتی کے سر سے قرض اُتارتی ہے اور سستی اُسکا بوجھ اور زیادہ بڑھاتی ہے اگر ہمکو کہیں سے خزانہ نہیں ملا نہ کسی رشتہ دار نے ہمارے لئے ورثہ چھوڑا اگر محنت خوش قسمتی کی ماں ہے اور خدا اُسکو سب کچھ بخشتا ہے۔ تم اپنا ہل پھراؤ اور سستوں کے خواب خیال میں نہ لاؤ پس اُسکی پیداوار دل کھولکر سال بھر کھاؤ اور کھلاؤ + ہوش کرو وقت ہوش کا آیا ایسا خوش وقت پھر کہاں پایا + آج کا کام کل پر مت ٹال کون جانتا ہے کہ کل کر سکا ہے دیکھو اگر تم نوکر ہو اور تمہارا آقا تمکو نوکری پر غافل پاوے تو کیسی شرمساری ہے اور جبکہ تم اپنے آپ کے نوکر ہو تب آپکو غافل پا کر کیوں شرمسار نہیں ہوتے۔ تمکو اپنے آپ لیئے اہل و عیال اپنے ملک اور اپنے حاکم کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہے پس دستانہ اُتار کر ہاتھ میں آلات پکڑو کیونکہ دستانہ پوش بلی کبھی چوہا نہیں پکڑ سکتی۔ یہہ صحیح ہے کہ کام بہت ہے اور تمہارے ہاتھ کمزور ہیں مگر چھوٹا سا چرخا محنت اور بردباری سے بڑے جہاز کے لنگر کا رسا کاٹ ڈالتا ہے چھوٹی چھوٹی چوٹوں سے بڑے شاہ تیر گر پڑتے ہیں اور متواتر قطرات سخت پتھروں میں چھید کر دیتے ہیں۔ معترض شاید دلیر ہو کر کہہ سکتا ہے کہ کیا آدمی کو ایک دم بھر بھی فرصت نہیں لینی چاہئے اُسکے جواب میں غریب بیچارہ کا قول بس ہے کہ اگر تم فرصت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے وقت کو کسی اچھے کام میں صرف کرو کیونکہ جب تمکو ایک لمحہ کا اعتبار نہیں تو گھنٹہ کیوں کھوتے ہو + جو آیا دم تو آدم ہے اسی آدم کا آدم ہے + نہ آیا دم تو پھر دم میں نہ آدم ہے نہ جا دم ہے + فرصت اُس وقت کو کہتے ہیں جس میں کوئی مفید کام بن سکے اور ایسی فرصت صرف محنتی آدمیکو میسر آ سکتی ہے اور سست کو مطلق نہیں۔ فرصت اور سستی دو لفظ ہیں اور ہم دو میں نقیض ظاہر بہت اشخاص جو ترک المحنت جو واہی تباہی عیش میں اپنا وقت بسر کرتے ہیں گویا اپنا ذخیرہ برباد کرتے ہیں حالانکہ محنتی لوگ اُس ذخیرہ کو جو دل تسکین نام آوری شہرت اور وافری مال سے مراد ہے اور زیادہ بڑھاتے ہیں۔ واہی عیشوں سے بھاگو اور وہ خود تمہارے پیچھے لگینگے۔

محنت ایک بھاری سرمایہ ہے جسکے پاس اسباب عیش نگھٹے
ہو سب کوئی اُسکو تعظیم دیتا ہے۔ البتہ محنت کے شمول میں
بردباری استقلال اور ہوشیاری کا ہونا بھی ضروری امر ہے
اپنے کام کو آپ اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہئے نہ کہ غیر کے
بھروسے پر چھوڑنا۔ تم آپ اپنی دُکان کو قایم رکھو تو دیکھو
وہ تمکو قایم رکھیگی اور نیز اگر تم اپنا کام خاطرخواہ ہوتا ہوا
مانگتے ہو تو آپ کرو ورنہ خیر۔ جو شخص کاشتکاری سے اپنی
ترقی مانگتا ہے وہ اپنا ہل آپ چلاوے ورنہ پہلے سے زیادہ
تنزل پر صبر کرنا ہوگا کیونکہ مالک کی ایک آنکھ اُسکے دونو
ہاتھ سے زیادہ کام دیتی ہے۔ خبر کے نہ ہونے سے اتنا نقصان
نہیں ہوتا جتنا خبر نہ لینے سے اور پھر کارندوں پر آنکھ نہ رکھنا
گویا اُنکے آگے ہتیلی کھول لوٹ کی اجازت دینا ہے۔ غیروں پر
بھروسا رکھنے سے بہتوں کی تباہی ہو گئی ہے اور اس دنیا کے
معاملات میں آدمی اوروں پر اعتبار رکھنے سے نہیں بچتا
بلکہ اُسکے نہ رکھنے سے۔ اگر تم ایک معتبر اور مرضی کے موافق نوکر لگے
ہو تو اپنی نوکری آپ کرو۔ تھوڑی سی غفلت سے بڑے بڑے
نقصان پیدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو ایک میخ کے کھوئے جانے سے
نعل کھوئی گئی اور نعل کے کھوئے جانے سے گھوڑا کھویا گیا
اور گھوڑے کے کھوئے جانے سے اسوار کھویا گیا اور اسوار
کے کھوئے جانے سے بادشاہت کھوئی گئی کیونکہ دشمن سر پر
پہونچ گیا اور آتے ہی سب کام تمام کر دیا۔ یہہ سب تباہی صرف
ایک میخ کی نسبت غفلت کرنے سے ظہور میں آئی۔ ع سر چشمہ شاید
گرفتن بہ بیل + چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل +

بقیہ خط

اب رہا باقی زر مدرسہ کہ جو تعلیم کے واسطے لیا جاتا ہے اور حق
تو یہہ ہے کہ ہمارے زمیندار مفلس ہو گئے اس روپیہ کا حال
سنئے یہہ روپیہ جاٹوں سے لیا جاتا ہے اور اس سے بقال وکلا
منشیوں کے لڑکے کہ جو خود بھی پڑھا سکتے ہیں پڑھائے جاتے ہیں
اور یہہ وہی مثال ہے کہ [illegible] کہ ایک سے
چھین کر دوسرے کو فیض پہنچاتا ہے۔ ہاں یہہ میں کہتا ہوں کہ
سرکار نے کچھ زمینداروں کو منع نہیں کر رکھا ہے لیکن جسطرح
کہ آجکل تعلیم ہوتی ہے اُسطرح سے لوگ کبھی تعلیم یافتہ نہیں ہو سکتے
اور اُن علوم سے کہ جو باعث ترقی انسان ہیں بہرہ نہیں
اُٹھا سکتے اور یہہ سبب صرف تعلیم ہی کے نہیں ہونیکا ہے کہ
اکثر مقدمات خون وغیرہ کے وقوع میں آتے ہیں اگر یہہ خوب
تعلیم یافتہ ہو جاویں اور سب قانون کو جان جاویں تو کبھی
ایسے مقدمے وقوع میں نہ آیا کریں اور اکثر اُنکے سچے مقدمے
بھی بسبب نہ جاننے قانون کے ڈسمس ہو جاتے ہیں اگر تعلیم یافتہ
ہو جاوینگے تو وکیلوں کے جال میں نہ پھنسا کرینگے اور جیسے کہ بیاہ [illegible]
میں اپنی بہادری کو موقعہ مناسب پر خرچ کیا کرینگے نہ کہ موافق
حال کے کہ آپسمیں لڑ کر مرا کرینگے۔ یہہ بات صرف سرکار پر مدار
رکھتی ہے کیونکہ جس حالت میں کہ گورنمنٹ نے ایسے ایسے قانون
کہ جن میں سرکار ہی کو فایدہ پہنچے جاری کئے ہیں اور تجویز فرمائے
ہیں تو کیا یہہ تجویز سوجھنی کچھ مشکل ہے لیکن ہماری سرکار خوب جانتی
ہے کہ اگر یہہ لوگ واقف ہو جاوینگے تو موافق زمینداران انگلستان
کے اپنے حقوق کو جانکر تکرار کیا کرینگے یہہ تو صاف ظاہر ہے ایسا
سرکار ولایت انگلستان میں تو کرکے دیکھے ان لوگوں کے روپئے
کو غیر کے فایدے میں خرچ کرے۔ میرے اس کہنے سے ناشکرگذاری
سرکار نہیں پائی جاتی بلکہ ایکدل ہو کر ہم سب دست دعا اُٹھاتے
ہیں کہ شکر ہے کہ سرکار کے راج میں اگر ناخواندہ رہے تو کیا ہے
امن سے تو رہتے ہیں ورنہ پہلے بادشاہوں کے عہد میں ہر وقت
یہہ خوف ہوتا تھا کہ کبھی لٹ نہ جاویں اور اگر ہماری سرکار بھی
نظر عنایت فرماویگی تو یہہ دولت علم بھی ہمکو ملیگی۔ اب وہ تدبیر
سرکار کے گوش گذار کرنی باقی رہی کہ جسکے ذریعہ سے یہ لوگ
پڑھ سکتے ہیں۔ اور چونکہ میں خود جاٹ ہوں اور کپتان ہالرائڈ
صاحب بہادر ڈائرکٹر شاخت علوم پنجاب کے وسیلہ سے بہرہ
یاب ہوا ہوں (خدا کرے صاحب موصوف کو ترقی مرتبہ دے اور
ہمیشہ ہمکو اُنکے سر پر قایم رکھے کہ صاحب ممدوح نے نہایت
زمینداروں کے پڑھانے میں نہایت کوشش کی ہے) اور [illegible]
خیالات اور آئڈیا ذہنی اُنکے دلی خیالات بخوبی جانتا ہوں لہٰذا
اسواسطے جو ترکیب کہ میں نے اپنے دل میں سوچی ہے اُس سے یہ
لوگ ممکن ہے کہ تعلیم سے بہرہ یاب ہوں۔ اور وہ یہہ ہے کہ گانو
میں مدرسہ خاص ناگری کے ہونے چاہئیں کیونکہ یہہ زبان
بہت جلد آسکتی ہے اور اگر فارسی کے ہوویں تو برس روز تک
تو طلبا ہجے ہی سیکھتے رہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں آتا اور مدرسوں
میں زمینداروں کے لڑکے بے داخلہ اور فیس کے داخل ہوا کریں
اور اُنکا امتحان چیف محرر دو مہینہ میں ایکدفعہ ضرور لیا کرے
اور سال بھر میں ایک انسپکٹر صاحب امتحان لیا کریں اور بعد
امتحان کے ہوشیار طلبا کو ترقی جماعت و انعام دستار وغیرہ
اور وہ کتابیں دیجایا کریں کہ جنکو وے اُس جماعت سے اگلی جماعت
میں پڑھنے کے کام میں لاویں اس لالچ سے وہ مدرسہ کو ترک
نہیں کیا کرینگے اس طرح سے تین سال تک گانو میں تعلیم پایا کریں
اور پھر بعد اس میعاد کے اُنکو ضلع مدرسہ میں داخل کیا جایا کرے
اور جو لڑکے کہ گانو میں ایکروپیہ وظیفہ پاتے ہوں اُنکو کم از کم تین
روپیہ تک وظیفہ بھی ہوا کرے اور ضلع مدرسہ کے متعلق ایک
بورڈنگ ہوس ہونا چاہئے کہ جسمیں ان طلبا کے رہنے کو جگہہ دیجاوے
اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس اُنکی حاضری وغیرہ سے خبرگیراں
رہا کرے تاکہ اُنکو آزادی سے بد صحبت نہو جاوے بلکہ جب تک
کہ تعلیم پاویں کوئی اُلٹی بدیا نہ سیکھ جاویں کیونکہ سمجھنا چاہیے
تو سرکار ہی ماباپ کی جگہہ ہے۔ اسطرح سے ہر سال ہوشیار طلبا
کو ترقی جماعت و وظیفہ و انعام مذکورہ بالا جلسہ کے سامنے
اُنکے والدین کو بلا کر بھی شامل جلسہ کرنا چاہئے اور انعام تقسیم کیا
جایا کرے کہ اسطرح کرنے سے اور لوگ کہ جنہوں نے اپنے لڑکے
مدرسہ میں نہیں بھیجے ہیں اس حرص سے ضرور ہی داخل مدرسہ
ہونگے۔ اسطرح جب تک کہ جماعت اول مڈل اسکول تک پہنچیں ہر جماعت
لڑکوں کو پانچ پانچ روپیہ تک وظیفہ دیا جایا کرے اور انعام



بدستور۔ اور جبکہ مڈل اسکول کو پاس کر دیویں تو پھر انکو
میں انکو بطور مذکورہ بالا کے بورڈنگ ہوس میں جگہہ ملا کرے
اور داخلہ فیس معاف کی جاوے تاکہ بیوہ دار اور غیر بیوہ دار
میں فرق رہے اور جب تک کہ جماعت اول تک پہنچیں تو تین
روپیہ تک وظیفہ دیا جایا کرے اور بعد پاس کرنے امتحان
انٹرنس کے بموجب لیاقت وظیفہ یونیورسٹی سے ملا کریگا اور
سب سے زیادہ غور سرکار کو اسبات میں مناسب ہو کہ لایق
طالبعلموں کو نوکری بھی دفاتر انگریزی و فارسی میں دی
جایا کرے اس طرح کرنے سے کئی فایدے سرکار کے ہیں ایک تو
یہہ اب جو شکایت رشوت ستانی کی ہو رفع ہو جاویگی کیونکہ
اکثر مقدمات انہیں لوگونکے آیا کرتے ہیں جو اپنے جیسے انکو
جانکر طمع زدے نہ کیا کرینگے اور جیسا کہ گولڈسمتھ اپنے ایک
دوست کو لکھتا ہو کہ آپ چونکہ تاجر ہیں بہ نسبت میرے روپیہ
کو زیادہ پیار کرتے ہیں علی ہذا القیاس یہ لوگ اپنی محنت
سے کما کر کھانے کو ہر صورت سے اپنی نیکبختی سمجھینگے دوسری
یہہ بات ہو کہ گویا سرکار سپاہیوں کو اپنے دفتروں میں پرورش
کریگی جو کہ کسی موقعہ پر اپنی قلموں کو چھوڑکر تلوار سے کام دکھاوینگے
گویا اپنی تلواروں ہی کو قلم سمجھ لینگے سرکار کو یہہ کبھی خواب
میں بھی امید نہیں کرنی چاہئے کہ مہاجن یا منشی لوگ کسی
موقعہ پر مدد کرینگے۔ اب میں اپنے آرٹیکل کو سرکار کے توکل
پر چھوڑکر اور یہہ امید رکھکر کہ دیکھوں سرکار کیا کیا بندوبست
اس نمک حلال و بہادر قوم کی تعلیم کیواسطے کرتی ہو [illegible]
دولت ہمیشہ تاباں و درخشاں باد ✦

راقم توکھہ رام خیرخواہ جاٹاں پنجاب

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ کابل کا بیان ہو کہ امیر صاحب نے حکم دیا ہو کہ
دس رجمنٹ پیادگان و ۴ رجمنٹ سواران اور بارہ توپیں بجور
پر حملہ کرنیکے لئے تیار رہیں اخوند سوات کو بھی ایک چٹھی بدیں مضمون
امداد لکھی ہو اسلئے کہ ہم اسکو بطور اپنے پیشوا کے سمجھتا ہو اخوند
سوات نے چٹھی کے پڑھتے ہی یقین کر لیا کہ اگر امیر کابل نے
بجور کو فتح کر لیا تو سوات کو بھی لے لیگا اسلئے کہ اسکی بات
کا کچھ اعتبار نہیں ہو پس اُسنے امیر کو جواب لکھا کہ میں تمکو
اپنے بیٹے کی مانند خیال کرتا ہوں مگر بجور پر حملہ کرنیکے باب میں
کچھ صلاح نہیں دیتا ہوں اسبات میں کچھ شک نہیں کہ اخوند
صاحب کا دلی ارادہ یہہ ہو کہ امیر کابل بجور کے حملہ میں
ناکامیاب رہے ✦ از پبلک اوپینین

اخبارات ملکی و ولایتی

سفارت یارقند۔ سفیران یارقند اتالیق غازی
کے علاقہ میں پہنچنے سے اُنکے مہمان ہوگئے ہیں اور مہاراجہ
کشمیر کے افسران کی ذمہ داری پوری ہو چکی معلوم ہوتا ہو
کہ اُنہوں نے ہمراہیان سفارت کی کمال خاطر و تواضع کی تھی
یہاں تک کہ کسی انسان و حیوان کو اُن کی عملداری میں
ذرہ بھی تکلیف نہوئی تھی ✦

ایلچی یارقند مقام شاہ دولہ میں مسٹر فورسائتھ صاحب سے شریک
ہوکر یارقند میں اکٹھے داخل ہونگے ✦

کشمیر کمال افسوس ہو کہ ۳۰ ماہ گذشتہ کو ولیعہد مہاراجہ
کشمیر نے وفات پائی ✦

ایلچی یارقند۔ سید یعقوب خاں ۲۴ اکتوبر کو مسٹر
فورسائتھ صاحب سے جا ملا اب اکٹھے ہوکر روانہ آیندہ ہونگے

لکھنؤ شروع ماہ دسمبر کو جو یہاں دربار ہونیوالا تھا وہ
موقوف رہا جناب ویسرائے صاحب بہادر صرف شہر کو ملاحظہ
فرماوینگے تاکہ جو رؤسا ملاقات کرنا چاہیں حاضر ہوں اخبارات
میں سرجنگ بہادر کی آمد کا بہت مذکور ہو رہا ہو ✦

ریاست جموں میں ایک میلہ (جھڑی) نام کرکے
مشہور سال بسال ہوا کرتا ہو اور اس میلہ میں اطراف و اکناف
کے لوگ بہت شوق ذوق سے آراستہ پیراستہ ہوکر واسطے
سیر میلہ کے آتے ہیں اور بہت رونق ہو جاتی ہو اور تماشا بھی
اسجگہہ ازحد ہوتی ہو اب عرصہ دو تین دن کا گذرا ہی
کہ موافق معمول قدیم کے بہت دور دور سے لوگ آکر شریک
میلہ ہوئے مگر سنا گیا ہو کہ اگلے مرتبہ یہہ میلہ بہت جلد ایک
ساتھ ختم ہوا کہتے ہیں کہ ریاست کی جانب سے ممانعت
ہو گئی تھی کہ کوئی شخص میلہ میں صاف ستھرا کپڑا زیب تن کرنے
پاوے اور حلوائی لوگ چولھے گرم نکریں اور کوئی عورت و
مرد سرخ کپڑا نہ پہنے اور کوئی دو چار روز نہ رہنے پاوے
اور آپس میں ہنسی ٹھٹھہ عیش و عشرت خورد و نوش پیالہ
نوالہ نکرنے پاوے غرض سب لوگ جو سوداگری بیوپار
کرنے کے واسطے دور دراز سے آئے تھے وہ تو بالکل خستہ
دل ہو کر چلے گئے اور رونق بھی میلہ میں بہت کم ہوئی جب
اصل حال اس بندش وغیرہ کا دریافت کیا تو زبانی ایک معتبر
آدمی کے جو اُس میلہ میں گیا تھا واضح ہوا کہ سبب اس بندش
کا یہہ ہو کہ جموں میں ایک سخت ماتم ہوگیا ہو جو مانع رونق اس میلہ کا ہوا
صفائی جموں میں ایسی ہوتی ہو کہ جب ہوا چلتی ہو تو سب
لوگ اپنا منہہ بند کر لیتے ہیں کیونکہ اُسوقت تعفن و بدبو دم
بند کر دیتی ہو۔ مثل کمیٹی امرتسر و لاہور یہاں بھی انتظام
واسطے پردہ داری مستورات ہوا ہو مگر جو عورتیں لوگونکے گھروں
میں پانی بھرنے پر ملازم ہیں اُنکا کیا حال ہو اور بجائے عورتوں
کے کیا مرد پانی بھرنا نہیں جانتے یا عورتوں کے ہاتھ کا پانی
شیریں اور مردونکے ہاتھ کا تلخ ہوتا ہو اس کا انتظام بھی ہونا
واجب ہو ✦ باقی آیندہ

امرتسر۔ میاں محمد بخش صاحب محرر رجسٹری کی تنخواہ چہل
روپیہ ہو عہدہ تو جلیل ہو مگر تنخواہ قلیل ہو باوجود اسکے میاں
صاحب کے پاس ایک خانگی عورت بشاہرہ للعہ نوکر ہو جب
حکام کو شک ہوا تو ایک روز تلاشی اُنکے قلمدان کی ہوئی
اسمیں سے صرف چیچم برآمد ہوا جو زر رشوت تصور ہو کر یا تفتیش
پر قوی شبہہ ہوا۔ اب یہہ صاحب زیر شبہہ ہیں دیکھئے کیا ہوتا ہو

کپور تھلہ - سنہ۱۸۸۸ء میں جو ریاست کپور تھلہ کی رپورٹ چھپی اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ بہ نسبت سال گذشتہ کے بہت سے امورات میں بڑی ترقی ظہور میں آئی ہی اول کپنی ایک گانو زیادہ ہوگئے - دوم آبادی بڑھ گئی سوم ویران زمین میں کاشتکاری ہونے لگی چہارم ۱۰۸۰۵ روپیہ معاملہ میں ترقی ہوئی پنجم بہت سے درخت لگائے گئے علاوہ اِسکے ترقی تعلیم اور کل علاقہ میں صحت زیادہ تر ہی +

بنارس میں ایک متکبر برہمن درگادیوی کے آگے اپنے تئیں بلدان کرنے پر تھا مگر بعض اُس کے دوستوں نے اُسکو اس حرکت سے باز رکھا +

سر سیمول بیکر صاحب کا لندن پہنچنا صاحب موصوف اور اُنکی میم صاحبہ جو کچھ عرصہ سے افریقہ کے حالات متعلقہ جغرافیہ کے انکشاف کے لئے سیاحت کر رہے تھے بخیر و عافیت لندن میں پہنچگئے - صاحب ممدوح شریف پاشا و دیگر اراکان مصریہ کی از بس تعریف کرتے ہیں خرطوم تک جو ریل بنانیکی تجویز ہی اُس سے صاحب موصوف بہت فایدہ کی توقع رکھتے ہیں اسلئے کہ وہاں قہوہ بہت عمدہ پیدا ہوتی ہی +

شوق آزادی جو قلی جزیرہ جمیکا کو جاتے ہیں اُنکی رپورٹ چھپی ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ قلی اِن جزیروں میں اسقدر خوش رہتے ہیں کہ جب وہ اپنے گھر بھیجے جاتے ہیں تو اپنا روپیہ خرچ کرکے پھر واپس آجاتے ہیں سبب یہہ ہی کہ اِن جزیروں میں رہکر ایک نوع کی آزادی اُنمیں پیدا ہوجاتی ہی اور فارغ البال ہوجاتے ہیں اور یہاں کا رہنا بالکل اُنہیں خود مختار کر دیتا ہی ہندوستان میں وہ حکومت اُنہیں نظر نہیں آتی ناچار پھر اُنہیں جزیروں میں چلے جاتے ہیں غرض وہاں کی آب و ہوا ہی کچھ عجیب خاصیت رکھتی ہی +

بقیہ حافظ ولی اللہ کے فارقلیط کی تکذیب

(۲) لیکن وہ تسلی دہنیوالا جو روح قدس ہی جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا اِس آیت میں صاف مندرج ہی کہ روح قدس خدا کیطرف سے مسیح کے نام سے بھیجا جاویگا - کیونکہ نام سے بھیجا ہوا آدمی وہ ہوتا ہی جو اُسکے تحت میں ہوتا ہی اور لوگوں کی نظروں میں جو عزت و اعتبار وہ حاصل کرتا ہی فقط اُسیکے نام سے کرتا ہی جسکے نام سے وہ بھیجا ہوا آیا ہی اور اُسکے افعال سب اُسی کے سبب سے اور اُسیکے نام سے اثر پذیر ہوتے ہیں اور اسکی اپنی ذاتی حیثیت سے اسکا کوئی کام عمل پذیر نہیں ہوتا - محمد یوں کا تو دعوی ہی کہ محمد صاحب پیغمبر آخر الزمان اور افضل الرسل ہیں اور دنیا کی خلقت اُنہیں کے سبب سے ہوئی - پس حافظ صاحب کسطرح کہتے ہیں کہ یہہ آیات محمد صاحب پر عاید ہوسکتی ہیں کیا وہ قبول کرتے ہیں کہ محمد صاحب کا عزت و اعتبار مسیح کے نام سے تھا +

(۳) یوحنا کی انجیل ۱۶ باب ۷ آیت - لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فایدہ مند ہی کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دہنیوالا تم پاس نہ آویگا - پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا +

اس آیت میں صاف مسیح کہتا ہی کہ میں اُسے تم پاس بھیجدونگا یعنے وہ شخص جو آویگا مسیح سے بھیجا ہوا ہوگا اب میرا اعتراض ہی کہ حافظ صاحب تسلیم کرتے ہیں اس امر کو کہ محمد صاحب کی رسالت مسیح سے تھی - اگر وہ اس امر کو قبول کرلیں کہ محمد صاحب مسیح کے رسول تھے اور اس بات کو اپنے عقاید میں داخل کرلیں تو کیا تعجب ہی پھر یہہ آیت اُنپر ضرور صادق آجاویگی +

(۴) ۱۴ - آیت وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزوں میں سے پاویگی اور دکھلاویگی +

اس آیت سے صاف پایا جاتا ہی کہ وہ تسلی دہنیوالا جسکا وعدہ مسیح نے کیا تھا مسیح کی بزرگی ظاہر کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ سب کچھ مسیح سے پاویگا +

یہہ کلام کسطرح محمد صاحب سے منسوب ہوسکتا ہی اولاً تو اُنہوں نے مسیح کی بزرگی ظاہر نہیں کی بلکہ اپنی فضیلت مسیح پر کیا بلکہ تمام انبیا پر ظاہر کی ہی دوسرا کوئی محمدی قبول نہیں کرتا کہ محمد صاحب نے جو کچھ پایا مسیح سے پایا +

بلکہ اُنکی تعلیم خلاف تعلیم مسیح کے ہی اور نسخ شریعت سابقہ کا دعوی کرتے ہیں - حافظ صاحب ذرا دیدہ بصیرت سے ملاحظہ فرماویں اور غور سے دیکھیں کہ محمد صاحب پر کسطرح یہہ آیات عاید ہوسکتی ہیں +

اِن سے صاف روح القدس مراد ہی اور یہہ ساری صفات روح القدس میں پائی جاتی ہیں جو کہ مسیح کے شاگردوں پر حسب وعدہ مسیح پنتی کست کے دن یعنی روز بعد مسیح کے نازل ہوئی +

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین انصاف فرماوینگے +

مستزاد

من تصنیف منشی امام الدین شہباز
ہیڈ ماسٹر جٹ سبھا دانی انبالہ

تو ہی نے مسیح ساری ہی خلقت کو بچایا — تکلیف اُٹھاکر
گو دی سے خدا باپ کے تو دنیا میں آیا — انساں بناکر
اِک چھوٹی سی چرنی میں ملی تھی تجھے جاگہہ — جب پیدا ہوا تو
کیا عمدہ نمونہ یہہ ہمیں تونے دکھایا — ای خاتم سرور
جب تک رہا دنیا میں شریروں سے ہزاروں — دکھ رنج سہے تھے
پر جھیل لئی تونے وہ سب میرے مسیحا — ہم لوگونکی خاطر
کیا تیرے الم کو کوئی کرسکتا ہی تحریر — مشکل یہہ بیاں ہی
ہر بوند عرق تھی گویا ایک لہو کا قطرہ — زیتوں کے کوہ پر
جو پاک کتابوں میں لکھا تھا تیری بابت — پہلے ہی سے تیرے
سب کچھ یہاں آکے کیا تونے وہ پورا — ای شافع محشر
یہہ بخشش کہ مرجاؤں گناہوں کے میں نسبت — جی اُٹھوں بہ تجھ میں
گو پاک میں ہو جاؤں بس اِک نیکی کا پتلا — یہہ مجھ پہ کرم کر
ممکن ہی بھلا خوف عدالت سے نہ ہووے — اِس دل کو تسلی
شہباز تیرا جبکہ وہ مطلوب مسیحا — بیٹھا ہی فلک پر

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا